روزنامہ
1913ء سے جاری شدہ
FR-10
الفضل
The ALFAZL Daily
ٹیلی فون نمبر 047-6213029
ایڈیٹر : عبدالسمیع خان
web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org
ہفتہ 13 دسمبر 2014ء 20 صفر 1436 ہجری 13 فتح 1393 ہش جلد 64-99 نمبر 282

نیکو گہر بننے کی دعا

اے میرے دل کے پیارے اے مہرباں ہمارے
کر ان کے نام روشن جیسے کہ ہیں ستارے
یہ فضل کر کہ ہوویں نیکو گُہر یہ سارے
یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی

(درثمین)

اخلاق عالیہ رفقاء حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

حضرت اماں جان کی قبولیت دعا کے نشانات احباب جماعت نے کثرت سے مشاہدہ کئے ہیں۔ حضرت منشی فیاض علی صاحب یکے از 313 (وفات 16۔اکتوبر 1935ء) حضرت اماں جان کی قبولیت دعا کا ایک واقعہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''میرے لڑکے کو تعلیم کے زمانہ میں عارضہ ہو گیا تھا دفعتاً بیہوش ہو کر ہاتھ اینٹھ جاتے، کپورتھلہ میں حکیم ڈاکٹروں کا بہت علاج کرایا اور جگہ جگہ لے جاتا رہا، جماعت کے لڑکے اس کی حالت کو دیکھ کر خوف کھاتے تھے، ڈاکٹر اور طبیبوں نے مرض مرگی تشخیص کیا لہٰذا مدرسہ سے حکماً علیحدہ کر دیا گیا۔ جب میں علاج کرنے سے تھک گیا تو لڑکے کو مع اس کی والدہ کے قادیان میں حضرت مولانا حکیم نورالدین خلیفہ اول کی خدمت میں علاج کے واسطے بھیج دیا حضور نے بھی مرض مرگی تجویز کی اور عرصہ تک اس کا علاج ہوتا رہا بالکل فائدہ نہیں ہوا اور بالآخر مایوسی کے الفاظ میں کپورتھلہ واپس جانے کا حکم دے دیا، مایوسی کے الفاظ سن کر اس کی والدہ رونے لگی، ان کا قیام حضرت اماں جان کے پاس تھا لڑکے کی والدہ کو روتا دیکھ کر اماں جان نے فرمایا رونے کا کیا باعث ہے؟ انہوں نے مولانا ممدوح کی زبانی صحت یابی مرض سے مایوسی عرض کی حضرت اماں جان نے فرمایا ٹھہرو ہم دعا کریں گے، اسی وقت حضور نے وضو کیا اور مصلّٰی بچھا کر سجدہ میں گر گئیں اور ایک گھنٹہ تک روتی رہیں جب سجدہ سے سر اٹھایا تو سجدہ گاہ آنسوؤں سے تر تھا۔ رات ہوئی سو گئے خواب میں (بیت) مبارک میں لڑکے کو دورہ ہوا حضرت مسیح موعود قدیمی کھڑکی کے راستے سے تشریف لائے اور دریافت کیا کہ لڑکے تیرا کیا حال ہے؟ لڑکے نے عرض کیا حضور میرا حال دیکھ رہے ہیں۔ حضرت اقدس نے لڑکے کے سر پر ہاتھ پھیرا اور زبان مبارک سے فرمایا رنج نہ کر اچھا ہو جاوے گا۔

مجھ کو یہ یقین کامل ہو گیا کہ حضرت اماں جان اور مسیح موعود کی صحت کے واسطے دعا قبول ہو چکی ہے خدا کوئی ایسی صورت پیدا کر دے گا جس سے بچہ صحت یاب ہو جاوے گا زمین و آسمان ٹل جاویں گے مگر حضرت مسیح موعود کی زبان سے جو بات نکل چکی ہے وہ پوری ہو کر رہے گی۔

اس کے بعد ہم قادیان سے کپورتھلہ آ گئے بازار یا رستہ میں جب لڑکے کو دورہ پڑتا اور اس حالت کو مخالف دیکھتے تو طنزیہ طور پر کہتے کہ مسیح موعود سے دعا کراؤ؟ مَیں جواب میں کہتا کہ اس کے واسطے دعا ہو چکی ہے خدا تعالیٰ کوئی سبب ایسا کر دے گا جس سے یہ بچہ صحت یاب ہو جاوے گا تو وہ میرے اس یقین کو سن کر حیران ہوتے تھے۔

دہلی لے گیا کچھ فائدہ نہ ہوا قصبہ ہاپوڑ ضلع میرٹھ میں ایک مشہور طبیب تھے علاج کی غرض سے ان کے پاس لے گیا شام کے قریب بچہ کو دورہ ہوا طبیب نے اپنی آنکھ سے دیکھا بچہ کو بہت ہی تکلیف ہوئی، رات کو حکیم صاحب گھر چلے گئے میں اور بچہ سو گیا صبح کو حکیم صاحب کہنے لگے میں نے رات کو ایک خواب دیکھا ہے کہ میرے ہاتھ میں ایک کتاب ہے درمیان میں سے جب میں اس کو کھولتا ہوں تو سرورق پر لکھا ہے کہ اس بچہ کو جو عارضہ ہے اس کا علاج تمر ہندی یعنی املی ہے چند سطر اس کتاب کی مَیں نے اور پڑھیں تو پھر تاکید سے لکھا ہے کہ سوائے املی کے اس مرض کا اور کوئی علاج ہی نہیں ہے۔ طبیب نے مجھ سے کہا نہ تو میں مرض کو سمجھا ہوں اور نہ میں نے علاج کو سمجھا میں نے تو تم سے اپنا ایک خواب بیان کر دیا ہے۔

یہ خواب سن کر مجھے بہت خوشی ہوئی کہ خدا نے طبیب کو بذریعہ الہام یا سچے خواب کے مریض کی صحت یابی کے واسطے دعا بتا دی اور یہ مسیح موعود اور اماں جان کی دعا کی برکت کا باعث ہے۔

میں بچہ کو بغیر علاج کے گھر لے کر چلا آیا رات کو دو تولہ املی بھگو دی صبح کو مل چھان کر تھوڑی سی مصری ملا کر پلا دیا کرتا تھا ایک ہفتہ میں بچہ قطعی طور پر صحت یاب ہو گیا اس وقت وہ تندرست و توانا اور عالی مرتبہ پر ہے۔''

(الحکم 28۔اکتوبر 1934ء صفحہ 4 کالم 2,3)

پوری سعی کریں

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

تقویٰ پر چلنا، اپنے اعمال کی اصلاح کرنا، اپنے ایمان کے معیار بلند کرنا، یہ باتیں کوئی معمولی باتیں نہیں ہیں۔ ہم نے زمانے کے امام کو مانا ہے تو اُس کی توقعات پر پورا اترنے کے لئے ہمیں پوری طرح سعی و کوشش کرنی چاہئے۔ ہر چھوٹی سے چھوٹی نیکی کو ہمیں انجام دینے کی کوشش کرنی چاہئے۔ اور ہر بدی سے ہمیں مکمل طور پر نفرت کا اظہار کرنا چاہئے۔

(روزنامہ الفضل 25 مارچ 2014ء)
(فیصلہ جات مجلس مشاورت 2014)
مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ)

مریم شادی فنڈ

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے اپنی زندگی میں جو آخری مالی تحریک فرمائی وہ مریم شادی فنڈ ہے۔

مورخہ 28 فروری 2003ء کے خطبہ جمعہ میں اس تحریک کا اعلان کرتے ہوئے آپ نے فرمایا:۔

''اس فنڈ کا نام مریم شادی فنڈ رکھ دیتا ہوں امید ہے کہ اب یہ فنڈ کبھی ختم نہیں ہوگا اور ہمیشہ غریب بچیوں کو عزت کے ساتھ رخصت کیا جا سکے گا۔''

(الفضل 6 مئی 2003ء)

احباب جماعت کو حضور کی اس تحریک میں خدا تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق سے ضرور حصہ لینا چاہئے اور اپنی شادیوں کے مواقع پر اس تحریک میں بھی ادائیگی کرنی چاہئے تا کہ مستحق، بے سہارا اور یتیم بچیاں بھی عزت کے ساتھ رخصت ہو سکیں نیز ایسے افراد جنہیں اللہ تعالیٰ نے مالی فراخی عطا فرمائی ہے وہ شکرانے کے طور پر اپنی استطاعت کے مطابق ضرور اس بابرکت تحریک میں شامل ہونے کی کوشش کریں۔ جزاکم اللہ

(ناظر اعلیٰ)

مکرم ڈاکٹر محمد مسعود الحسن نوری صاحب

I shall give you a large party of .....

حضرت مسیح موعود کے ایک الہام کے وسیع معانی اور مطالب

یہ مصروف دنوں میں سے ایک دن تھا۔ مریض دور دراز کے علاقوں سے، جن میں کئی بغیر کسی اپائنٹمنٹ کے تھے، آئے ہوئے تھے۔ ان تمام مریضوں سے طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ کا OPD بھرا ہوا تھا۔ فون کی گھنٹی مسلسل بج رہی تھی جس پر لوگ مشورے ، ملاقاتوں اور appointments کی تاریخیں مانگ رہے تھے۔ تمام شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے افراد بلا جھجک اپنی درخواستیں لائے جا رہے تھے جن میں سے بعض کو پورا کرنا مشکل تھا۔ ہاسپٹل کا عملہ دو دو تین تین کے گروپ میں اپنے اپنے شعبہ کے معاملات پر بات چیت کرنے کے لیے انتظار میں کھڑا تھا۔ ایک ماں اپنے بچے کے ہمراہ آئی اور کہا کہ، ڈاکٹر صاحب میرا بیٹا ایک ہفتہ سے آپ سے ملنے کی ضد کر رہا ہے۔ میں نے اس بچے سے مصافحہ کیا اور اسے چند ٹافیاں دیتے ہوئے دعا کے لیے کہا۔ اس بچے نے مضبوطی سے اپنی ماں کا ہاتھ تھام کر مجھے مسکراتے ہوئے الوداع کہا۔ ایک بزرگ جنہوں نے چشمہ لگایا ہوا تھا کو ویل چیئر پر لایا گیا۔ آنکھوں میں آنسو لئے انہوں نے اپنے ہاتھ دعا کے لئے اٹھائے اور گھٹی ہوئی آواز میں کہا: اللہ تعالیٰ آپ تمام ہسپتال والوں کو جزائے خیر دے ، مجھے دوائیاں فراہم کرنے پر جزاکم اللہ۔ ربوہ کے ایک معزز بزرگ ہاتھ میں اپنی بیٹی کی شادی کا دعوت نامہ لئے ہوئے آئے اور شادی میں شرکت کے لئے بے حد اصرار کرتے ہوئے آنے کا کہا۔ ان کے جاتے ہی ایک نوزائیدہ بچہ کان میں نداء دینے کے لئے لایا گیا۔ موقع غنیمت جان کر کچھ نوجوان طلباء نے قرآن اور سائنس سے متعلقہ موضوعات پر اپنے پراجیکٹس پر بات چیت شروع کردی۔

یہ طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ میں گزرنے والا معمول کا، مگر نہ ختم ہونے والا دن تھا۔ ربوہ میں خدمت کے کئی سالوں نے مجھے صبر، محنت اور عاجزی سکھا دی ہے۔ میں ہمیشہ خدا تعالیٰ سے ثابت قدمی کی دعا کرتا ہوں۔ تاہم یہ بھی حقیقت ہے کہ ہر کوئی ہر چیز کو ایک ہی زاویہ نظر سے نہیں دیکھتا۔ ممکن ہے کہ وہ معاملات کو زیادہ منطقی لحاظ سے دیکھتے ہوں یا حقیقت پسندانہ سوچ رکھتے ہوں۔ شاید ایسے لوگ وقت کا زیادہ خیال رکھتے ہیں یا Do in Rome as the Romans do. کے اصول کی پیروی کرتے ہوں گے۔ شاید یہ لوگ صحیح ہوں؟ چھ گھنٹے کی انتھک محنت اور پھر اگلے دن تک خدا حافظ۔ ان کی نظر میں اپنے آپ پر ضرورت سے زیادہ کام کا بوجھ ڈالنے سے آپ کے معیار پر فرق ڈالتا ہے مزید براں ان کو اس زائد کام کا کوئی معاوضہ بھی نہیں ملتا اور نہ ہی یہاں اوور ٹائم کام کرنے کا تصور ہے۔ مجھے اس امر کا بار بار ادراک کروایا گیا جس میں بعض اوقات شکایت کا پہلو واضح ہوتا تھا۔ اور میرے لئے یہ بات زیادہ باعث حیرت تھی کہ شکایت کام کم کرنے کی نہیں بلکہ کام زیادہ کرنے کی ہوتی ہے۔

ایک دن اسی طرح کی مختلف سوچوں اور خیالات کو لئے ہوئے میں گھر آیا۔ بستر پر لیٹ کر چھت کو تاکتے ہوئے جلد ہی مجھے نیند نے آلیا۔ اپنے اردگرد کے ماحول سے بے خبر میں بے سدھ سویا رہا۔ آدھی رات گزرنے کے بعد اچانک ایک گونج دار آواز سے میری آنکھ کھل گئی کہ

I shall give you a large party of ....

میں نے اپنی آنکھیں کھولیں اور باہر دیکھا جہاں گھپ اندھیرا تھا، ہر طرف ماحول میں سکون اور خاموشی طاری تھی جس میں محض میری بیگم کی سوتے ہوئے سانس کی آواز سنائی دے رہی تھی۔ میں نے کروٹ بدلی اور دوبارہ سو گیا۔ کچھ دیر بعد اسی آواز نے مجھے دوبارہ جگا دیا۔ I shall give you a large party of ....

یہ آواز بار بار سنائی دیتی رہی یہاں تک کہ فجر کی نماز کا وقت ہو گیا۔

صبح کے وقت میں نے تذکرہ کھولا جو کہ حضرت مسیح موعود کے الہامات اور پیشگوئیوں پر مشتمل کتاب ہے۔ 1883ء میں حضرت مسیح موعود کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے الہام ہوا کہ

I love you; I shall give you a large party of ....

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ میں اس زبان (انگریزی) سے واقف نہیں۔ یہ بھی ایک معجزہ ہے جو اس زبان میں وحی الٰہی نازل ہوئی۔ ایک گروہ تو ان میں سے پہلے...... میں سے ہوگا اور دوسرا گروہ ان لوگوں میں سے ہوگا جو دوسری قوموں میں سے ہوں گے یعنی ہندوؤں میں سے یا یورپ کے عیسائیوں میں سے یا امریکہ کے عیسائیوں میں سے یا کسی اور قوم میں سے۔

یہ پیشگوئی ہمارے تصور سے کہیں زیادہ بڑھ کر حضرت مسیح موعود اور آپ کے خلفاء کے دور میں پوری ہوئی۔ اس پیشگوئی کے لفظ large پر غور و فکر کے نتیجہ میں اس کے عظیم الشان مطالب میرے ذہن میں آئے۔ میں نے اس کے مترادفات تلاش کرنے کے لئے thesaurus کھولی۔ حیرت انگیز طور پر large کے کئی مترادفات نے میری توجہ کو اپنی جانب کھینچ لیا۔ جیسا کہ

Enormous, abundant, generous, grand, great, huge, immense, massive, populous, vast, super, thumping, colossal, exorbitant, grandiose, humongous, immeasurable, monumental, mountainous, goodly, Astronomic, epic, tremendous, very large, magnanimous, wide-ranging, philanthropic, eminently, greathearted, hospitable,

اس کے علاوہ اور بھی کئی معانی تھے۔ دوسرے لفظ Islam کے معنوں میں امن ، پاکیزگی، اطاعت، اور خدا کی رضا کی خاطر مکمل فرمانبرداری ہے۔ مجھے ہرگز معلوم نہ تھا کہ روزمرہ استعمال کے یہ سادہ الفاظ اتنے اعلیٰ مطالب بھی اپنے اندر رکھتے ہوں گے۔ میرے علم میں large کے چند مترادفات جیسے enormous, abundant, huge, immense, massive, populous, اور very large ایک ہی مطلب دیتے تھے۔ تاہم vast, thumping, colossal, astronomic, exorbitant, humongous اور immeasurable بہت وسیع معنے رکھتے ہیں۔

یہ پیشگوئی حضرت مسیح موعود کے زمانے میں پوری ہوئی۔ تعداد کے لحاظ سے جماعت احمدیہ کی تعداد میں آپ کے اور آپ کے خلفاء کے دور میں اضافہ ہوتا چلا آیا ہے اور یہ سلسلہ جاری ہے۔ براعظم افریقہ اور دنیا کے دوسرے حصوں میں جنہوں نے party of ...... یعنی احمدیت میں شمولیت اختیار کی ہے وہ ان الفاظ vast (وسیع)، thumping (غیر معمولی طور پر بڑا)، colossal (شاندار) اور astronomic (بے حد وسیع) کو پورا کرتے ہیں۔ Party of ...... کی چند دوسری خصوصیات لفظ large کے ساتھ مل کر زیادہ نمایاں طور پر ظاہر ہو رہی ہیں۔ ان مترادفات میں magnanimous (معزز)، generous (بہت زیادہ)، greathearted (بڑے دل والا) اور philanthropic (بنی نوع کی خدمت اور مالی مدد) شامل ہیں۔ یہ وعدہ اولاً واضح طور پر حضرت مسیح موعود کے دور میں پورا ہوا اور دوسری دفعہ آپ کے خلفاء کے دور میں تکمیل پذیر ہوا۔ اس party of ..... جس کو خدا نے حضرت مسیح موعود اور آپ کے خلفاء کو دیا اور انہوں نے آپ کی بیعت کی، اپنی جانیں، جائیدادیں، دولت، وقت اور علم کو دین کی راہ میں وقف کر دیا۔

ایک خصوصیت جس کا لفظ large نے احاطہ کیا ہے وہ hospitable (مہمان نواز) اور great (عظیم) ہونا ہے۔ آپ حضرت مسیح موعود کے رفقاء کے واقعات پڑھیں ان میں بے شمار واقعات ان کی مہمان نوازی اور عظمت کا اظہار کر رہے ہیں۔ آج کے دور میں بھی ہم ویسے ہی بے نفسی کے واقعات کا مشاہدہ آپ کے ماننے والوں میں کرتے رہتے ہیں۔ اس کے علاوہ monumental (عظیم الشان)، mountainous (بلند) اور eminent (اعلیٰ اور معزز) دوسری خصوصیات ہیں جن کا احاطہ لفظ large نے کیا ہوا ہے۔ اس party کی تمام عظیم الشان شخصیات نے اپنی کامیابی کا سہرا خدا تعالیٰ کے فضلوں اور اپنی نیک دلی سے خدا تعالیٰ کی مکمل اطاعت کو دیا۔ Epic بھی large کا ایک مترادف ہے۔ یہاں پر اس کا مطلب heroic، larger than life، impressive اور grand ہے۔ کیا ہم یہ سب party of ...... میں نہیں دیکھتے؟ غرض ان مذکورہ بالا معنوں نے میری آنکھوں اور دل و دماغ کو روشن کر دیا۔ مجھے یہ معلوم ہوا کہ یہ پیشگوئی صرف خدا تعالیٰ کی طرف سے ہی ہو سکتی ہے جو کہ مکمل طور پر پوری ہو چکی ہے اور یہ پیشگوئی آج بھی اور آئندہ آنے والے وقت میں بھی پوری ہوتی چلی جائے گی۔

میرے اپنے ادارہ طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ میں پروفیشنل کام میں شاندار طور پر اضافہ ہو رہا ہے۔ ہمارے قلیل وسائل ہمارے مریضوں کو تسلی بخش ضروریات فراہم کرنے کے لئے کافی نہیں تاہم وہ نقاد جنہوں نے اپنے ابروئیں چڑھائیں اور کام کی رفتار کم کرنے کا مشورہ دیا میرے ارادوں کو کمزور نہ کر سکے۔ حضرت مسیح موعود اور آپ کے خلفاء کا پیرو ہونے کی حیثیت سے یہ پیشگوئی کہ

I love you; I shall give you a large party of ....

جس کی مجھے سمجھ عطا ہوئی نے مجھ میں ایک نئی روح پھونک دی۔ میرا اپنے محنتی کارکنان کے ساتھ مل کر انسانیت کی خدمت کرنے کا عہد مزید تقویت پکڑ گیا۔ نیک نیتی کے ساتھ خدا تعالیٰ کی مکمل اطاعت کے ساتھ جو لفظ (دین حق) کے اندر مضمر ہے، اعلیٰ اور بڑے بڑے مقاصد (Large) حاصل کئے جائیں گے خواہ وہ کیسے ہی کیوں نہ ہوں۔ انشاء اللہ

☆..........☆..........☆

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ .... مطبع: ضیاء الاسلام پریس .... مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ .... قیمت 5 روپے

وہ نوجوان بچیاں جو بلوغت کی عمر کو پہنچ رہی ہیں اور جن کی عقل اور سوچ پختہ ہوگئی ہے انہوں نے انشاءاللہ تعالیٰ مائیں بھی بننا ہے انہیں ان ذمہ داریوں کو ادا کرنے کے لئے بھی اپنے آپ کو تیار کرنا چاہئے جو مستقبل میں اُن پر پڑنے والی ہیں۔

اس وقت آپ کے لئے دعوت الی اللہ سے زیادہ تربیت کی ضرورت ہے۔ پہلے اپنی تربیت کی طرف توجہ دیں، اپنی عملی حالتوں کو درست کرلیں تو دعوت الی اللہ کے میدان پھر خود بخود کھلتے چلے جائیں گے۔ دعوت الی اللہ کے ساتھ ساتھ اگلی نسلوں کی تربیت اور انہیں خدا تعالیٰ سے جوڑنے اور جماعت کا فعّال حصہ بنانے کے لئے بھی آپ کے علمی، عملی اور روحانی نمونے ضروری ہیں

جو ایمان ہمارے بڑوں کے اندر تھا وہی ایمان ہمارے اندر ہونا چاہئے۔ احمدیت کی سچائی ہر ایک کے دل میں میخ کی طرح گڑی ہونی چاہئے۔ احمدیت نے تو انشاءاللہ تعالیٰ ترقی کرنی ہے۔ اگر پرانے احمدیوں کے عملی نمونے نئے آنے والوں کے لئے مددگار رہوں گے تو اس کا بھی ثواب ملے گا۔

حضرت مسیح موعود کے بعد خلافت کے جاری نظام میں آنے والا ہر خلیفہ اس لئے خلیفۃ المسیح کہلاتا ہے کہ اس نے حضرت مسیح موعود کے بتائے ہوئے طریق کے مطابق دین کی تجدید کے کام کو جاری رکھنا ہے اور آپ کے مشن کو آگے بڑھانا ہے۔

سعادت اسی میں ہے کہ وقت کا خلیفہ جو بات کہے اس کے پیچھے چلیں اور اطاعت کے نمونے دکھائیں۔ اسی میں آپ کی کامیابی ہے اور اسی میں آپ کی نسلوں کی بقا ہے۔

جلسہ سالانہ جرمنی کے موقع پر بمقام کالسروئے 14 جون 2014ء کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا مستورات سے خطاب

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد حضور انور نے فرمایا:

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ:

''اس جماعت میں داخل ہو کر اوّل تغیر زندگی میں کرنا چاہئے کہ خدا پر ایمان سچا ہو کہ وہ ہر مصیبت میں کام آتا ہے۔ پھر اس کے احکام کو نظر خفت سے ہرگز نہ دیکھا جاوے بلکہ ایک ایک حکم کی تعظیم کی جاوے اور عملاً اس تعظیم کا ثبوت دیا جاوے۔ مثلاً نماز کا حکم ہے۔ جب ایک شخص اسے بجالاتا ہے اور نماز ادا کرتا ہے تو بعض لوگ اس سے تمسخر کرتے ہیں...... لیکن ایک مومن کو ہرگز لازم نہیں کہ ان باتوں اور ہنسی اور استہزاء سے وہ اس کی ادائیگی کو ترک کرے''۔

(ملفوظات جلد3 صفحہ 472۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

پھر آپ نے فرمایا:

''یادرکھو کہ اس سلسلہ میں داخل ہونے سے دنیا مقصود نہ ہو بلکہ خدا تعالیٰ کی رضا مقصود ہو۔''

فرماتے ہیں: ''ضروری ہے کہ آخرت کی فکر کرو۔ جو آخرت کی فکر کرے گا اللہ تعالیٰ دنیا میں اس پر رحم کرے گا۔ ...... بیعت کی خالص اغراض کے ساتھ جو خدا ترسی اور تقویٰ پر مبنی ہیں دنیا کے اغراض کو ہرگز نہ ملاؤ۔ نمازوں کی پابندی کرو اور توبہ واستغفار میں مصروف رہو۔ نوع انسان کے حقوق کی حفاظت کرو اور کسی کو دکھ نہ دو۔ راستبازی اور پاکیزگی میں ترقی کرو تو اللہ تعالیٰ ہر قسم کا فضل کر دے گا۔''

(ملفوظات جلد3 صفحہ 434۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

فرمایا کہ ''یادرکھو کہ ایسا نہ ہو کہ تم اپنے اعمال سے ساری جماعت کو بدنام کرو۔''

(ملفوظات جلد3 صفحہ 184۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

آپ نے پھر عورتوں کو یہ نصیحت فرمائی کہ گلہ شکوہ اور غیبت سے رکیں۔

(ماخوذ از ملفوظات جلد3 صفحہ 434۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

پھر فرمایا کہ ''بیعت کا زبانی اقرار کچھ شئے نہیں۔ اللہ تعالیٰ تزکیہ نفس چاہتا ہے۔''

(ملفوظات جلد3 صفحہ 572 حاشیہ۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

ایک جگہ آپ فرماتے ہیں کہ:

''اصل مدعا بیعت کا یہی ہے کہ توبہ کرو، استغفار کرو، نمازوں کو درست کر کے پڑھو، ناجائز کاموں سے بچو۔ مَیں جماعت کے لئے دعا کرتا رہتا ہوں مگر جماعت کو بھی چاہئے کہ خود بھی اپنے آپ کو پاک کرے۔ یادرکھو غفلت کا گناہ پشیمانی کے گناہ سے بڑھ کر ہوتا ہے۔ یہ گناہ زہریلا اور قاتل ہوتا ہے۔ توبہ کرنے والا تو ایسا ہی ہوتا ہے کہ گویا اس نے گناہ کیا ہی نہیں۔ جس کو معلوم ہی نہیں کہ مَیں کیا کر رہا ہوں وہ بہت خطرناک حالت میں ہے۔ پس ضرورت ہے کہ غفلت کو چھوڑ دو اور اپنے گناہوں سے توبہ کرو اور خدا تعالیٰ سے ڈرتے رہو۔ جو شخص توبہ کر کے اپنی حالت کو درست کر لے گا وہ دوسروں کے مقابلہ میں بچایا جائے گا۔''

فرماتے ہیں: ''پس دعا اسی کو فائدہ پہنچا سکتی ہے جو خود بھی اپنی اصلاح کرتا ہے اور خدا تعالیٰ کے ساتھ اپنے سچے تعلق کو قائم کرتا ہے۔ پیغمبر کسی کے لئے اگر شفاعت کرے لیکن وہ شخص جس کی شفاعت کی گئی ہے اپنی اصلاح نہ کرے اور غفلت کی زندگی سے نہ نکلے تو وہ شفاعت اس کو فائدہ نہیں پہنچا سکتی۔ جب تک خود خدا تعالیٰ کی رحمت کے مقام پر کھڑا ہو تو دعا بھی اس کو فائدہ پہنچاتی ہے۔ نرا اسباب پر بھروسہ نہ کرلو کہ بیعت کرلی ہے۔ اللہ تعالیٰ لفظی بیعتوں کو پسند نہیں کرتا بلکہ وہ چاہتا ہے کہ جیسے بیعت کے وقت توبہ کرتے ہو اس توبہ پر قائم رہو اور ہر روز نئی توجہ پیدا کرو جو اس کے استحکام کا موجب ہو۔'' فرماتے ہیں: ''اللہ تعالیٰ پناہ ڈھونڈھنے والوں کو پناہ دیتا ہے۔ جو لوگ خدا کی طرف آتے ہیں وہ ان کو ضائع نہیں کرتا۔''

(ملفوظات جلد3 صفحہ 172-173۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

یہ باتیں ہیں جو آپ نے بار بار ہمیں فرمائی ہیں۔ ہمیں ان معیاروں تک پہنچانے کے لئے یہ باتیں آپ نے کی ہیں۔ یہ وہ معیار ہیں جو آپ جماعت میں دیکھنا چاہتے ہیں اور جماعت کا ایک بڑا حصہ عورتوں پر مشتمل ہوتا ہے۔ دنیا میں عورتوں اور مَردوں کی جو نسبت ہے وہ ہمیں بتاتی ہے کہ عورتوں کی تعداد مَردوں سے زیادہ ہے اور یہی نسبت جماعت میں بھی ہو گی اور ہے۔ پس جماعت کی ترقی ان معیاروں تک پہنچانے میں اس وقت تک نہیں ہوسکتی جب تک ہمارا بڑا حصہ ان کم ازکم معیاروں کو حاصل نہ کرے جو ایک احمدی کے حضرت مسیح موعود نے بیان فرمائے ہیں۔

پس ہماری عورتوں کو اس پہلو سے اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے۔ اپنی اصلاح کی طرف توجہ کرنے کی بہت ضرورت ہے۔ یہ ٹھیک ہے کہ اگر گھر کا مرد ٹھیک ہو، اس کا دین سے تعلق ہو، ان خصوصیات کا حامل ہو یا ان باتوں کی طرف توجہ دینے والا ہو جو حضرت مسیح موعود نے بیان فرمائی ہیں تو عورتوں اور بچوں کی اصلاح ہو جاتی ہے۔ لیکن اگر مردوں میں کمزوریاں ہیں تو ہم نہ اپنے آپ کو برباد کر سکتے ہیں، نہ اپنی نسلوں کو برباد کر سکتے ہیں۔ پھر عورتوں کو خود میدان میں کُودنا ہوگا۔ اپنے گھروں کو سنبھالنا ہوگا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی یہ فرمایا ہے کہ عورت گھر کی نگران ہے۔ بچوں کی تربیت کی ذمہ داری عورت پر ہے اور وہ پوچھی جائے گی۔

(صحیح البخاری کتاب العتق باب کراھیۃ التطاول علی الرقیق...... الخ حدیث 2554)

اللہ تعالیٰ نے ماں کو جو حق ہے وہ باپ کے حق سے تین درجے زیادہ یونہی تو نہیں دیا ہوا۔

(صحیح البخاری کتاب الادب باب من احق الناس بحسن الصحبة حدیث نمبر 5971)

اس کی وجہ ہے۔ کیوں یہ ماں کا حق باپ کی نسبت تین درجے زیادہ ہے؟ عورت کے قدموں کے نیچے جنت ملنے کی ضمانت صرف ماں بننے سے تو نہیں مل جائے گی بلکہ ان سب باتوں کے کچھ لوازمات ہیں، کچھ خصوصیات ہیں، کچھ فرائض ہیں جو ماؤں کے ذمہ ہیں جن کی ادائیگی کے بعد ماں یہ سب مقام حاصل کرتی ہے۔

وہ نوجوان بچیاں جو بلوغت کی عمر کو پہنچ رہی ہیں اور جن کی عقل اور سوچ پختہ ہو گئی ہے انہوں نے انشاءاللہ تعالیٰ مائیں بھی بننا ہے ان کو بھی ابھی سے سوچنا چاہئے کہ ان کا مقام کیا ہے اور ان پر کس قسم

کی ذمہ داریاں پڑنے والی ہیں۔ جہاں انہیں نیک نصیب ہونے اور اچھے خاوند ملنے کے لئے دعائیں کرنی چاہئیں وہاں انہیں ان ذمہ داریوں کو ادا کرنے کے لئے بھی اپنے آپ کو تیار کرنا چاہئے جو مستقبل میں ان پر پڑنے والی ہیں۔ پس چاہے یہ شادی شدہ عورتیں ہیں، بچوں کی مائیں ہیں یا لڑکیاں ہیں، اگر سب نے اپنی ذمہ داری کو نہ سمجھا تو ایسے ماحول میں رہتے ہوئے جہاں آزادی کے نام پر بے حیائیاں کی جاتی ہیں، جہاں مذہب کو نہ سمجھنے کی وجہ سے خدا سے بھی دُوری پیدا ہوتی جا رہی ہے۔ جہاں خدا کے وجود پر شکوک وشبہات کا اظہار کیا جا رہا ہے یا اکثر خدا تعالیٰ کے وجود سے ہی انکار کیا جا رہا ہے۔ تو پھر نہ آپ کے دین سے جڑے رہنے کی کوئی ضمانت ہے۔ نہ آئندہ نسلوں کے دین سے جڑے رہنے کی کوئی ضمانت ہے۔

اگر آپ یہ کہیں کہ مرد زیادہ بگڑ گئے ہیں ان کی اصلاح کی طرف بھی توجہ کریں تو مردوں کو بھی کہا جاتا ہے۔ کوشش بھی کی جاتی ہے لیکن اگر ایسے بدقسمت مرد ہیں جن کو اپنی اصلاح کی فکر نہیں اور دنیا کی رنگینیوں کو سب کچھ سمجھتے ہیں اور اپنے بیوی بچوں کے حقوق ادا کرنے والے نہیں ہیں تو پھر ان کا معاملہ خدا کے ساتھ ہے۔ جماعت کے نظام کی آنکھوں میں دھول جھونک کے، ان کو دھوکہ دے کے تو وہ شاید بچ جائیں لیکن پھر خدا تعالیٰ کی گرفت سے وہ نہیں بچ سکیں گے۔ جو اُن کی ذمہ داریاں ہیں انہوں نے ادا کرنی ہیں۔ لیکن اس وجہ سے عورتوں کو اپنی ذمہ داریاں نہیں بھولنی چاہئیں۔ جیسا کہ پہلے بھی میں نے کہا اس بات پر ہم خاموش ہو کر نہیں بیٹھ سکتے اور خاموش تماشائی نہیں بن سکتے کہ مرد اپنے فرائض پورے نہیں کرتے تو ہمیں کیا ضرورت پڑی ہے کہ ہر وقت فکر میں رہیں۔

حضرت مصلح موعود نے لجنہ کی تنظیم اس لئے قائم فرمائی تھی کہ اگر جماعت کا ایک حصہ کمزور ہے اس میں کمزوری واقع ہوتی ہے تو کم از کم دوسرا حصہ جو عورتوں کا ہے، عورتیں اپنے فرائض کی طرف توجہ رکھیں۔ اگر عورتیں توجہ رکھیں گی تو آئندہ نسل کے مرد اور عورتیں ان راستوں پر چلنے والے ہوں گے جو خدا تعالیٰ نے ہمارے لئے متعین کئے ہیں۔

مَیں نے کچھ عرصہ ہوا صدر لجنہ جرمنی کو کہا تھا کہ اس وقت آپ کے لئے (دعوت الی اللہ) سے زیادہ تربیت کی ضرورت ہے۔ پہلے اپنی تربیت کی طرف توجہ دیں، اپنی عملی حالتوں کو درست کر لیں تو (دعوت الی اللہ) کے میدان پھر خود بخود کھلتے چلے جائیں گے۔ اس سے بھی کوئی یہ مطلب نہ لے اور خاص طور پر مرد کہ ان کے عملی نمونے اور تربیت بہت اچھی ہے اور صرف عورتوں کی اصلاح کی ضرورت ہے۔ جیسا کہ مَیں نے پہلے بھی کہا ہے کہ جو باتیں حضرت مسیح موعود نے بیان فرمائی ہیں ان کی روشنی میں مردوں کی عملی حالت بھی کوئی ایسی نہیں کہ ہم مطمئن ہو کر بیٹھ جائیں۔ جب میں آپ سے مخاطب ہوں تو مَرد بھی میری باتیں سن رہے ہیں۔ ان کو بھی اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے اور بہت زیادہ ضرورت ہے۔

تو بہر حال میں اس وقت عورتوں سے مخاطب ہوں اور عورتیں اگلی نسل کی تربیت زیادہ بہتر رنگ میں کر سکتی ہیں۔ اس لئے میں زیادہ فکر کے ساتھ آپ پر ذمہ داری ڈال رہا ہوں۔ پس نہ مردوں کو کسی خوش فہمی میں مبتلا ہونے کی ضرورت ہے، نہ آپ کو اس بات پر پریشان ہونے کی ضرورت ہے کہ شاید ساری کی ساری کمزوریاں ہم عورتوں کے اندر ہی ہیں۔ ہر ایک نے اپنے اپنے اعمال کا جواب دینا ہے۔ خدا تعالیٰ کے آگے جب پیش ہونا ہے تو اپنے اعمال کا جواب ہر ایک نے خود دینا ہے۔ اس لئے اس سوچ کے ساتھ ہر ایک کو اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے اور ان جائزوں کے کم از کم معیار وہ ہیں جن کا مختصراً ذکر میں نے حضرت مسیح موعود کے حوالے سے کیا ہے۔ یہ بعض نکات ہیں جنہیں اگر ہم میں سے ہر ایک اپنے سامنے رکھے تو عملی اصلاح کے معیار اونچے سے اونچے ہوتے چلے جائیں گے۔ بعض بنیادی باتوں کو دوبارہ میں آپ کے سامنے کچھ نسبتاً کھول کر پیش کر دیتا ہوں۔

آپ نے فرمایا کہ تمہارا خدا تعالیٰ پر سچا ایمان ہو۔ اور سچے ایمان کی کیا خصوصیات ہیں؟ سب سے بڑی یہ کہ غیب پر ایمان ہو۔ اس بات پر یقین ہو کہ اللہ تعالیٰ ہر چھپی ہوئی بات کو جاننے والا ہے۔ وہ عَلَّامُ الْغُیُوب ہے۔ وہ نہ صرف ان راز کی باتوں کو جو تم ایک دوسرے سے کرتے ہو، جانتا ہے بلکہ تمہارے دل کے رازوں کو بھی جانتا ہے۔ پس جب وہ ہر چھپی ہوئی اور ہر راز، ہر نہ نظر آنے والی چیز کا علم رکھتا ہے اور ہر بات کا علم رکھتا ہے تو پھر اپنے ہر عمل کے وقت اس کا خوف دل میں ہونا چاہئے۔ مومن کی نشانی یہ بتائی ہے کہ یَخْشَوْنَ رَبَّھُمْ بِالْغَیْبِ (الانبیاء: 21) کہ مومن غیب میں بھی خدا تعالیٰ سے ڈرتے ہیں۔ جب انہیں یقین ہوتا ہے کہ کوئی دنیاوی آنکھ اسے نہیں دیکھ رہی، اس وقت بھی سامنے ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ مجھے دیکھ رہا ہے۔

پھر سچے ایمان کی یہ نشانی ہے کہ جب انہیں اللہ اور اس کے رسول کی طرف بلایا جائے، اللہ اور اس کے رسول کے حکموں کے مطابق فیصلے کا کہا جائے تو سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا کہتے ہیں۔ ہم نے سنا اور ہم نے اطاعت کی۔ اس کے علاوہ اُن کا اور کوئی جواب نہیں ہوتا۔ نمازوں کو قائم کرنے والے، نمازیں باقاعدہ پڑھنے والے اور وقت پر پڑھنے والے ہی سچے ایمان لانے والے ہیں۔ پھر سچے ایمان لانے والے وہ ہیں جو اللہ تعالیٰ کی حمد کرنے والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرنے والے ہیں، اس کے حضور جھکے رہنے والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی تسبیح اور حمد سے اپنی زبانیں تر رکھتے ہیں۔ عاجزی دکھانے والے ہیں اور تکبر سے دور بھاگنے والے ہیں۔ تکبر کے بارے میں ہمیشہ یاد رکھیں کہ یہ بڑوں بڑوں کو یعنی ان کو جو بڑے ایمان کا دعویٰ کرنے والے ہیں امتحان میں ڈال دیتا ہے۔ وقت آنے پر اپنی انا اور جھوٹی عزتوں کے نام پر بہت کچھ تکبر انسان کر جاتا ہے۔ پس جب تک انسان میں عاجزی نہ ہو، جھوٹی عزت کا خاتمہ نہ ہو اس وقت تک ایمان کمزور ہے۔ اللہ تعالیٰ کی خاطر ہر ذلت برداشت کرنے کے لئے انسان تیار ہو جائے تو پھر اللہ تعالیٰ اپنے ایسے بندے کو مشکلات اور مصیبتوں سے نکالتا ہے۔

پھر حضرت مسیح موعود نے ایک اہم بات کی طرف توجہ دلائی کہ اللہ تعالیٰ کے کسی بھی حکم کو خفت کی نظر سے نہ دیکھو۔ کسی بھی حکم کو کم اہم اور چھوٹا نہ سمجھو کیونکہ یہ بات عملی اصلاح میں حائل ہوگی اور صرف یہی نہیں کہ اللہ تعالیٰ کے حکموں کو اہم سمجھو بلکہ فرمایا ان کی تعظیم کرو۔ صرف اہم ہی نہیں سمجھنا بلکہ ان کی تعظیم کرو اور ہر حکم کو عملاً اپنے اوپر لاگو کرو۔ مثلاً اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم وہ بات نہ کہو جو تم خود کرتے نہیں۔ وہ بات تم دوسروں کو نہ کہو جو تم خود کرتے نہیں۔ اب عہدیدار نچلی سطح تک جا کر اپنے جائزے لیں کہ کیا وہ سب باتیں جو وہ دوسری ممبرات کو کہتی ہیں ان پر خود بھی عمل کرتی ہیں؟ پھر حسد ہے، بغض ہے، کینہ ہے۔ پردے کا اعلیٰ معیار ہے۔ بچوں کی تربیت ہے۔ انصاف کو قائم رکھنے کے لئے اگر اپنے خلاف بھی گواہی دینی پڑی تو یہ گواہی دینا ہے۔ یہ سب حکم ایسے ہیں جن کے بارے میں ہم میں سے بہت سے ایسے ہیں جو دوسروں کو تو کہتے ہیں لیکن اگر اپنا معاملہ آئے تو حیلے بہانے تلاش کرتے ہیں۔ یہ بات اللہ تعالیٰ کے حکموں کی عملاً تعظیم کے خلاف ہے۔

پھر آپ یہ بھی فرما رہے ہیں کہ تمہارے ہر کام میں خدا کی رضا مقصود ہو، دنیا مقصود نہ ہو۔ اب اگر ہم میں سے ہر ایک اپنا جائزہ لے تو پتا چلتا ہے کہ بسا اوقات دنیا کی لذتیں اور بہانے ہمارے سامنے آ جاتے ہیں، خدا تعالیٰ کی رضا پیچھے چلی جاتی ہے۔ آپ نے فرمایا آخرت کی فکر رکھو۔ آخرت کی فکر ہو گی تو خدا تعالیٰ کی رضا ہمیشہ سامنے رہے گی دنیا کا حصول پیچھے چلا جائے گا۔

آجکل گھروں کے جھگڑوں میں دنیاوی باتوں کا حصول بہت کردار ادا کر رہا ہے۔ کل بھی میں نے خطبے میں ذکر کیا تھا۔ نہ لڑکے اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے اپنے رشتے نبھانے کی کوشش کرتے ہیں نہ لڑکیاں صاف دل ہو کر اپنے رشتے نبھانے کی کوشش کرتی ہیں۔ حالانکہ رشتوں کے معاملے میں اللہ تعالیٰ نے بہت سے حقوق کی ادائیگی کا ایک دوسرے کو پابند کیا ہے، لڑکے کو بھی اور لڑکی کو بھی بلکہ گھر والوں کو بھی۔ نکاح کے موقع پر جو آیات پڑھی جاتی ہیں اس میں سب سے آخری ہدایت ہی یہی دی گئی ہے کہ دنیا کے پیچھے نہ بھاگتے رہو۔ یہ دیکھو کہ تم نے آئندہ کے لئے کیا نیکیاں کمائی ہیں یا کمانے کی کوشش کی ہے۔ اس حکم میں ذاتی اعمال کی طرف بھی توجہ دلائی کہ تمہارے نیک عمل آئندہ آنے والی زندگی میں تمہارے کام آئیں گے اور اولاد کی تربیت کی طرف بھی توجہ دلائی ہے کہ اس دنیا کے حصول کے پیچھے نہ پڑے رہو بلکہ اپنے بچوں کی تربیت کر کے اپنی آئندہ نسلوں کو سنبھالو۔ انہیں نیکیاں بجا لانے والا بناؤ تا کہ وہ اپنی عاقبت بھی سنوار سکیں اور نیک تربیت کی وجہ سے تمہارے لئے دعا کر کے تمہارے درجات کی بلندی کا بھی باعث بن جائیں۔

حضرت مسیح موعود نے فرمایا کہ تم بیعت کر کے سلسلے میں داخل ہو گئے۔ بہت سے تم میں سے اپنے باپ دادا کی وجہ سے سلسلہ میں داخل ہوئے۔ جماعت احمدیہ میں شامل ہونے کی غرض تب پوری ہو گی جب تم تقویٰ پر چلو گے اور تقویٰ کیا ہے؟ تقویٰ یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کے تمام حکموں پر عمل کرنا ضروری ہے۔ آپ نے فرمایا: پس اس طرف توجہ کرو کہ تقویٰ میں بڑھنا ہے اور یہ صرف ایک دن کی بات نہیں ہے بلکہ ہر روز نئی توجہ ہو تبھی معیار بلند ہوں گے۔ آپ نے یہاں تک فرمایا کہ جو بیعت کر کے توجہ نہیں کرتا وہ جھوٹا اقرار کرتا ہے۔

(ماخوذ از ملفوظات جلد 3 صفحہ 173-174۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

پس چاہے وہ عورتیں ہوں یا مرد، ہر ایک کو ہر روز نئے جائزے لینے کی ضرورت ہے کہ تقویٰ کے معیار کہاں ہیں۔ ورنہ آپ نے صاف فرما دیا کہ اگر یہ نہیں تو بیعت کا اقرار جھوٹا ہے۔ اگر تقویٰ ہوگا تو اللہ تعالیٰ کے حقوق کی ادائیگی کی طرف بھی توجہ ہو گی اور بندوں کے حقوق کی ادائیگی کی طرف بھی توجہ ہو گی۔ اور بندوں کے حقوق کی ادائیگی کا معیار جو آپ نے مقرر فرمایا وہ یہ ہے کہ ان کے حقوق کی حفاظت ہو۔ یعنی حقوق العباد کی ادائیگی عارضی عمل نہیں ہے بلکہ اس کی حفاظت کرنی ہے۔ مسلسل نظر رکھنی ہے کہ کہاں حقوق العباد تلف ہو رہے ہیں، میں فوراً وہاں پہنچوں اور ان کی حفاظت کروں۔ یہ حقوق العباد کی ادائیگی ایک ایسا وسیع میدان ہے جو جہاں آپس میں محبت پیار پیدا کرتا ہے وہاں (دعوت الی اللہ) کے نئے راستے بھی کھولتا ہے۔ پس جیسا کہ میں نے کہا عملی اصلاح سے (دعوت الی اللہ) کے راستے کھلیں گے اور یہ جو راستے کھلیں گے پھل لانے والے ہوں گے۔

پھر آپ نے فرمایا کہ تزکیۂ نفس کی مسلسل کوشش کرو۔ جب نفس پاک ہوگا اور اس کی طرف توجہ ہو گی تو اعمال کی اصلاح بھی ہوتی جائے گی۔ آج دنیا کو ضرورت ہے کہ ان کے سامنے کوئی نمونہ ہو اور یہ نمونہ ہم اس وقت تک پیش نہیں کر سکتے جب تک ہم مجموعی طور پر کوشش نہیں کرتے کہ اپنے اعمال کو درست کریں۔ اپنی عملی حالتوں کو اس اعلیٰ معیار پر لائیں جس کی حضرت مسیح موعود نے ہم سے توقع کی ہے۔ آپ کا یہ فرمانا ہمارے لئے ہم میں سے ہر ایک کے لئے بڑا فکر پیدا کرنے والا ہونا چاہئے، ہمیں جھنجھوڑنے والا ہونا چاہئے کہ اپنے اعمال سے ساری جماعت کو بدنام نہ کرو۔ یعنی ایک شخص کا عمل بھی چاہے وہ مرد ہے یا عورت جماعت کی بدنامی کا باعث بنتا ہے۔ پس عارضی دنیاوی لذات کی وجہ سے جماعت کو بدنام کرنے سے بچنے

کی ضرورت ہے۔ **آزادی کے نام پر ایسے کام کرنا جن کو کرنے سے خدا تعالیٰ نے سختی سے منع فرمایا ہے جماعت کی بدنامی کا باعث بنتا ہے۔** عارضی جذبات کی تسکین کے لئے اللہ تعالیٰ کے حکموں کو بھول جانا دوسروں کے لئے جماعت پر انگلیاں اٹھانے کا باعث بنتا ہے۔

پس بہت گہرائی میں ہر معاملے میں اپنے جائزے لینے اور اصلاح کی ضرورت ہے۔ یہاں رہنے والے احمدیوں کی اکثریت اس وقت پاکستان سے ہجرت کر کے آنے والے احمدیوں کی ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ وہ وقت بھی آئے گا جب یہاں کے مقامی لوگ بھی احمدیت یعنی حقیقی (دین) کی صداقت کو دیکھتے ہوئے اسے اختیار کریں گے لیکن بہرحال اس وقت اکثریت پاکستانی احمدیوں کی ہے اور ان میں سے بھی 99.99 فیصد ان لوگوں کی ہے جو پرانے احمدی ہیں۔ یا تو ان کے خاندانوں میں ان کے باپ دادا احمدی ہوئے، انہوں نے احمدیت قبول کی، ان کی وجہ سے احمدیت خاندانوں میں قائم ہوئی یا پھر اگر خود احمدیت کو قبول بھی کیا تو اس پر بھی کئی دہائیاں گزر چکی ہیں، دسیوں سال گزر چکے ہیں۔ تو ایسے لوگ یہاں آ کر آباد ہوئے ہیں اور جب آپ دوسروں کو بتاتی ہیں کہ ہم یہاں ہجرت کر کے آئے ہیں اور ہمیں ہجرت اس لئے کرنا پڑی کہ ہمارے خلاف ہمارے ملک کے قانون نے دوسرے (-) کو کھلی چھٹی دی ہوئی ہے کہ جو چاہو ان سے کرو اور اس وجہ سے ہم پر ظلم ہوتا ہے۔ پس آپ کی باتیں سن کر ان لوگوں کو آپ سے ہمدردیاں پیدا ہوتی ہیں۔ یہ آپ کے قریب آنے کی کوشش کرتے ہیں۔ لیکن اگر یہ قریب آ کر آپ میں دیکھیں کہ جو یہ لوگ کہتے ہیں وہ کرتے نہیں۔ اپنے دین کی خوبیاں تو بہت بیان کرتے ہیں لیکن اس پر عمل نہیں، مثلاً سچائی ہے یہ اس پر قائم نہیں۔ اگر ہمارے سچائی کے معیار اچھے نہیں تو دیکھیں گے یہ سچائی پر قائم نہیں ہیں۔ باتیں تو کرتے ہیں کہ سچائی پر قائم ہو۔ بوقت ضرورت جھوٹ بھی بول جاتے ہیں۔ تو یہاں کے لوگوں پر کبھی نیک اثر نہیں پڑے گا۔ سچائی کی پہلی بنیاد کا اس وقت پتا چلتا ہے جب آپ مرد عورتیں اسائلم کرتے ہیں۔ اگر جھوٹی کہانی بنا کر اسائلم کریں تو کبھی نیک اثر نہیں پڑے گا۔ **اگر سچ بولیں گے تو کیس بھی پاس ہوں گے اور نیک اثر بھی پڑے گا، (دعوت الی اللہ) بھی ہو جائے گی۔** اسی طرح روزمرہ کے معاملات ہیں ان میں سچائی کے اعلیٰ معیار قائم کرنے کی ضرورت ہے جو آپ کو دوسروں سے ممتاز کریں۔ حکومت سے کوئی فائدہ قانون کے دائرہ، قواعد وضوابط کے دائرہ میں رہتے ہوئے اٹھانا ہے تو اپنا معاملہ سچائی پر بنا کر پیش کریں۔ جھوٹ بول کر مفاد حاصل کرنے کی کوشش نہ کریں۔ اسی طرح مثلاً ایک حکم ایک مومنہ عورت کو حیا کا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ہے ہر مرد عورت کے لئے اس کے مطابق حیا ایمان کا حصہ ہے۔

(صحیح البخاری کتاب الایمان باب امور الایمان حدیث 9)

ان ملکوں میں عورت کے حیادار لباس اور باپردہ لباس کے خلاف بہت کچھ کہا جاتا ہے اور خاص طور پر ایک حقیقی ...... عورت ہی اس کا اظہار کرتی ہے دوسرے تو پھر کچھ نہ کچھ معاشرے سے ڈر کر اپنے لباس میں کمی بیشی کر لیتے ہیں لیکن حقیقی ...... عورت اس کا اظہار کرتی ہے۔ اس لئے ...... عورتوں کے متعلق، احمدی (-) عورتوں کے متعلق بہت کچھ کہا جاتا ہے اور سب سے زیادہ حقیقی (-) عورت، احمدی (-) عورت ہی ہے۔ تو جب حیادار لباس اور باپردہ لباس کی بات ہو تو احمدی (-) عورت بھی نشانہ بنے گی۔ لیکن جب دلیل کے ساتھ آپ باپردہ لباس کی اہمیت خود ان لوگوں پر واضح کریں گی تو یقیناً ان کو سمجھ آ جائے گی کہ حیادار لباس یہ عورتیں اپنی مرضی سے پہنتی ہیں۔ ان پر کوئی جبر نہیں ہے۔ عورت کی فطری حیا انہیں اس بات پر مجبور کرتی ہے۔ مذہب سے ان کا لگاؤ انہیں اس بات کی طرف توجہ دلاتا ہے کہ خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے اپنے لباسوں کو باحیا بنائیں تو پھر ان لوگوں کے اعتراض ختم ہو جائیں گے۔ ان کو سمجھ آ جائے گی کہ یہ جبر نہیں ہے، زبردستی نہیں ہے۔ لیکن اگر آپ کے لباس یہاں اس وقت اور ہیں۔ پردے کے معیار یہاں اور ہیں اور باہر بازار میں پھرتے وقت آپ کی حالت اور ہے تو یقیناً ان لوگوں کو یہ خیال پیدا ہو گا کہ بعض مجبوریوں کے تحت یہ پردہ کرتی ہیں اور حیادار لباس پہنتی ہیں اور مذہب سے دلی لگاؤ ان کو نہیں ہے اور مذہب کی پابندیاں ان پر ظلم کر رہی ہیں۔ یہ قدرتی بات ہے کہ پھر ان پر یہ اثر ہو گا۔ تو گویا یہ جیسا کہ حضرت مسیح موعود نے فرمایا کہ دو عملی جماعت کو بدنام کرنے کا باعث بن رہی ہے۔ اگر اپنے عملی نمونے نہیں ہیں تو پھر مذہب کے نام پر یہاں اسائلم لینے کا بھی کوئی حق نہیں ہے۔ پھر یہ کہیں کہ ہم آزاد لوگ ہیں اور ہماری آزادی ان مذہبی شدت پسندوں کو پسند نہیں ہے جس کی وجہ سے وہ ہم پر ظلم کرتے ہیں اس لئے ہماری دنیاوی آزادی اور مذہب سے دُوری کی وجہ سے اُس ملک میں جو ہم پر سختی ہو رہی ہے اِس وجہ سے ہم یہاں اسائلم کے لئے آئی ہیں اور اسی طرح مرد بھی۔ پھر جماعت احمدیہ کا نام لے کر اسائلم نہ کریں۔ یہاں پھر جماعت احمدیہ کے فرد ہونے کا اظہار نہ کریں جس کو اپنے ملک میں مذہبی پابندیوں کا سامنا ہے۔ پھر یہ نہ کہیں کہ ہم پر ظلم اس لئے ہو رہے ہیں کہ ہم نے زمانے کے امام مسیح موعود اور مہدی معہود کو مان لیا ہے اس لئے ہمیں ظلموں کا نشانہ بنایا گیا ہے۔ اس لئے ہم یہاں رہ رہے ہیں۔ ہمیشہ یاد رکھیں جس وجہ سے آپ یہاں اس ملک میں رہنے کے لئے آئے ہیں رہنا چاہتے ہیں یا جو نوجوان لڑکیاں ہیں جن کے ماں باپ یہاں رہنے کے لئے آئے تھے، یا جن لڑکوں کے ماں باپ آئے تھے تو ان کو پتا ہونا چاہئے کہ وہ احمدیت کی وجہ سے ہی آئے تھے۔ پس اسی طرح جب ماں باپ یہاں آئے اور ان کے اسائلم منظور ہو گئے یا نئے آنے والوں کے اسائلم منظور ہو رہے ہیں تو یہاں اس ملک میں احمدی ہوتے ہوئے رہنے کی ضرورت ہے۔ اگر ایک حقیقی احمدی ہوتے ہوئے یہاں نہیں رہ رہے تو یہاں کی حکومت کو بھی دھوکہ دے رہے ہیں اور عوام کو بھی دھوکہ دے رہے ہیں۔ پس عملی نمونہ سب سے اہم چیز ہے جس کا اظہار آپ سب سے ہونا چاہئے۔

پھر آپ کے علم کے نمونے ہیں۔ اپنے دینی علم کو بڑھائیں۔ اپنے اپنے ماحول میں آپ کے اس علمی نمونے کا بھی اظہار ہونا چاہئے۔ خود بخود (دعوت الی اللہ) کے راستے اس سے کھلتے چلے جائیں گے، ضروری نہیں ہے کہ باہر نکل کر (دعوت الی اللہ) کی جائے۔ پھر اللہ تعالیٰ سے تعلق اور روحانیت میں ترقی کے نمونے ہیں۔ اگر آپ اپنے ماحول میں یہ نمونے قائم کر رہی ہیں اور دنیا کی ہوا و ہوس کا اظہار نہیں ہو رہا تو یہ روحانیت میں ترقی کے نمونے غیر محسوس طور پر دوسروں پر اثر انداز ہوتے ہیں اور (دعوت الی اللہ) کے راستے پھر کھلتے چلے جاتے ہیں۔ اور پھر (دعوت الی اللہ) کے ساتھ ساتھ اگلی نسلوں کی تربیت اور انہیں خدا تعالیٰ سے جوڑنے اور جماعت کا فعال حصہ بنانے کے لئے بھی آپ کے علمی، عملی اور روحانی نمونے ضروری ہیں۔ اگر ان پر توجہ نہیں ہو گی تو پھر یہ یاد رکھیں کہ کچھ سالوں بعد ایسے گھر بکھر جائیں گے۔ پھر گھروں کے سکون و امن کے لئے بہت سے لوگ کہتے ہیں اور لکھتے بھی ہیں۔ اس کو قائم رکھنے کے لئے بھی ان باتوں پر غور کرنے کی ضرورت ہے جو حضرت مسیح موعود نے ہمیں بتائی ہیں اور جو خدا تعالیٰ کو پسند ہیں اور جب یہ سب کچھ ہو گا تو آپ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو بھی جذب کرنے والی ہوں گی۔ پس اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرنے کے لئے، ان کو حاصل کرنے کے لئے اپنی عملی حالتوں پر غور کرنے اور انہیں اللہ تعالیٰ کے حکموں کے مطابق ڈھالنے کی ضرورت ہے۔

جیسا کہ مَیں نے کہا آپ میں سے اکثر کے باپ دادا احمدی ہوئے تھے۔ یہ بزرگ نیک تھے۔ متقی تھے۔ کچھ دیکھ کر اور خدا تعالیٰ سے ہدایت حاصل کر کے ہی احمدیت میں داخل ہوئے تھے۔ اگر اپنے باپ دادا کی عزتوں کی حفاظت کرنی ہے تو پھر بھی یہی ضروری ہے کہ اپنی عملی، علمی اور روحانی حالتوں کی جگالی کرتے رہیں، ان کے جائزے لیتے رہیں کہ کہاں تک درست ہیں۔ ورنہ ان کی روحوں کے لئے آپ لوگ بے چینی کا باعث بن رہی ہوں گی، اسی طرح مرد بھی۔ اگر جماعت سے منسلک ہو کر ان مقاصد کو حاصل کرنے والا بننا ہے جس کے حصول کے لئے آپ کے باپ دادا جماعت میں شامل ہوئے تھے تو ان کی یاد کو اپنی عملی حالتوں کی تبدیلیوں میں تازہ رکھیں تبھی ان کی روحوں کو خوش کر سکتے ہیں۔ جو ایمان ہمارے بڑوں کے اندر تھا وہی ایمان ہمارے اندر ہونا چاہئے۔ احمدیت یعنی حقیقی (-) کی سچائی ہر ایک کے دل میں میخ کی طرح گڑی ہونی چاہئے۔ نئی آنے والی عورتیں اور مرد یہ سچائی دیکھ کر ہی ہم میں شامل ہوتے ہیں۔ اس سچائی کو مزید نکھار کر دکھانے کے لئے ہر ایک کو عملی نمونہ بننے کی ضرورت ہے۔ احمدیت نے تو انشاء اللہ تعالیٰ ترقی کرنی ہے۔ اگر پرانے احمدیوں کے عملی نمونے نئے آنے والوں کے لئے مددگار ہوں گے تو اس کا بھی ثواب ملے گا۔ اگر عملی نمونے نہیں دکھائیں گے تو اللہ تعالیٰ ان نئے آنے والوں میں سے ہی عملی نمونے قائم کرنے والے پیدا فرماتا چلا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ کا فضل کس طرح سے احمدیت پر نازل ہو رہا ہے اور کس طرح اس نے جماعت پر ہاتھ رکھا ہوا ہے۔ کس طرح جماعت کی ترقی وہ ہر روز جماعت کی تعداد میں اضافہ کر کے فرماتا ہے۔ اس کے چند واقعات پیش کر دیتا ہوں۔ یہ آپ کی دلچسپی کے لئے بھی اور علم کے لئے بھی اور اپنے جائزے لینے کے لئے بھی ہیں۔

مالی کے ایک علاقے میں ہمارے معلم نے لکھا کہ وہاں ایک گاؤں جیجا ہے۔ عبداللہ تراورے صاحب وہاں کے امام ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ کافی دیر پہلے خواب میں ایک بزرگ کو دیکھا جس میں آپ نے اسے فرمایا کہ بیعت کر لو اور فلاح پا جاؤ اور اس کے بعد سے وہ کافی عرصے تک اس کی تعبیر کی تلاش میں رہے۔ اب جبکہ احمدیہ ریڈیو ربوہ ایف ایم پر۔ حضرت امام مہدی کی آمد کی خبر سنی (وہاں ریڈیو بھی ایک نہیں بلکہ ہمارے کئی ریڈیو سٹیشن اللہ تعالیٰ کے فضل سے چلتے ہیں۔) تو وہ مشن ہاؤس آئے اور ایم ٹی اے پر مجھے انہوں نے دیکھا (اس وقت ایم ٹی اے چل رہا تھا اور میرا پروگرام بھی ہو رہا تھا۔) تو انہوں نے کہا کہ انہی نے ہی مجھے کہا تھا کہ بیعت کر لو اور فلاح پا جاؤ۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے انہوں نے اس وقت بیعت کر لی۔

پھر فلسطین کے ہمارے ایک احمدی ہیں وہ بھی یہی کہتے ہیں کہ میں نے خلیفہ خامس کو خواب میں اسی لباس میں دیکھا جس میں وہ ایم ٹی اے پر نظر آتے ہیں۔ میں نے باقاعدگی سے ایم ٹی اے دیکھنا شروع کیا۔ جس چیز نے مجھے سب سے زیادہ اپنی طرف کھینچا وہ (دین حق) اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن کریم سے آپ کی محبت ہے جس کے نتیجہ میں میں نے بیعت کا فیصلہ کیا۔ مجھے ایسا لگتا ہے کہ اس خلیفہ کو تو میں پہلے سے جانتا ہوں۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے انہوں نے بیعت کر لی۔ تو گویا کہ جب وہ بیعت کر رہے ہیں تو اللہ تعالیٰ تو یہ ثبوت دے رہا ہے کہ احمدیوں کے پاس ہی اب (دین حق) کی حقیقی تعلیم ہے اور عملی نمونے ہیں۔ اگر ہمارے عملی نمونے نہیں ہوں گے تو اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو جن کے ایمان میں وہ ترقی دے گا ان کو پھر آگے لے آئے گا اور پرانے پھر پیچھے چلے جائیں گے۔

پھر یمن کے ایک احمدی ہیں وہ بھی یہی کہتے ہیں کہ شیعہ عالم کی مسیح کی بابت ایک ٹی وی چینل پر گفتگو سنی۔ اس سے قبل یمنی علماء سے نزول مسیح کی

بابت بات ہوتی رہتی تھی۔ جب میں امام الزمان کی شناخت کی بابت دعا کرتا تھا تو اس دوران وہ کہتے ہیں کہ کئی دفعہ انہوں نے مجھے خواب میں دیکھا۔ کہتے ہیں کہ میں اپنے اہل خانہ اور ہمسایوں کو امام الزمان کے آچکنے کی خبر دیتا تو وہ میرا مذاق اڑاتے۔ میں دعا کرتا کہ اللہ تعالیٰ مجھے احمدیوں سے ملا دے۔ آخر اپریل 2013ء کو ایک رات میں اسی ہنسی ٹھٹھے کی وجہ سے دکھی ہو کر سویا ہوا تھا کہ مجھے لکھتے ہیں کہ آپ کو خواب میں دیکھا۔ آپ نے ویسا ہی لباس زیب تن کیا ہوا تھا جو ایم ٹی اے پر دکھائی دیتا ہے مگر وہ سفید تھا۔ آپ ایک سرسبز علاقے میں سے گزر رہے تھے۔ آپ کے پیچھے بے شمار لوگ سفید کپڑے پہنے اور جھنڈا اٹھائے چلے جا رہے تھے جن پر لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ ...... لکھا ہوا تھا اور اس وقت میری آنکھ کھل گئی۔ کہتے ہیں اس رؤیا کے تین ماہ کے بعد میرے بھائی نے مجھے خبر دی کہ احمدیوں کی طرف سے ہمارے مکرم شبوطی صاحب وہاں ہیں انہوں نے رابطہ کیا ہے۔ اس کے بعد پھر انہوں نے بیعت کر لی۔ پھر یہ کہتے ہیں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ثبات قدم سے نوازے اور یقین و معرفت میں ترقی عطا فرمائے۔ پس یہ ایسے لوگ ہیں جن کی اللہ تعالیٰ رہنمائی فرما رہا ہے۔ پھر انہیں یقین و معرفت میں ترقی کی فکر ہے تاکہ عملی نمونے قائم کر سکیں۔ اپنے علم میں بھی بڑھ سکیں۔ اپنی روحانیت میں بھی بڑھ سکیں۔

آج ہر مرد اور عورت کو اس نہج سے اس طریق سے سوچنے کی ضرورت ہے کہ یقین و معرفت میں ترقی کس طرح کرنی ہے۔ یا ہم نے کس طرح دنیا کی رنگینیوں سے بچنا ہے۔ اگر یہ نہیں تو پھر احمدیت کا بھی کوئی فائدہ نہیں۔

پھر ایک اور ملک گنی کناکری ہے۔ وہاں سے بھی (مربی) لکھتے ہیں کہ ان کے لوکل مشنری نے لکھا کہ ہمارے گھر میں میرے بہنوئی ماریکا صاحب اکثر جماعت احمدیہ کے بارے میں (دعوت الی اللہ) کیا کرتے تھے۔ ہمارے گھر کا ماحول بڑا مذہبی تھا۔ لہٰذا طبعاً میں بھی ان کی باتیں غور سے سننے لگا۔ ایک دن گھر میں ایک بڑی سوال و جواب کی مجلس ہوئی۔ محلے کے امام کو بھی مدعو کیا گیا لیکن جب مولوی صاحب سے بات نہ بن پڑی تو یہ مجلس بغیر کسی نتیجہ کے ختم ہو گئی۔ تاہم میرے دل میں سچ کو جاننے کی ایک خلش تھی۔ لہٰذا میں نے دو رکعت نماز ادا کی اور اللہ تعالیٰ سے خوب دعا کی کہ اے اللہ! میری رہنمائی فرما اور مجھے اس جماعت کی سچائی کے متعلق راہ دکھا دے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں اس کے بعد سو گیا اور خواب میں کیا دیکھتا ہوں کہ میں ایک ویران جگہ میں ہوں اور اچانک بارش شروع ہو جاتی ہے اور بارش سے بچنے کے لئے قریب ہی ایک غار ہے۔ مَیں اس غار میں پناہ لیتا ہوں۔ **اس دوران آسمان پر بجلی چمکتی ہے اور مجھے ایک آواز سنائی دیتی ہے 'مرزا مسرور احمد' اور یہ آواز تین دفعہ سنائی دیتی ہے۔** اس کے بعد میری آنکھ کھل گئی۔ کیونکہ یہ نام ہمارے معاشرے میں عام نہیں ہے اس لئے میں یہ خواب بھول گیا۔ لیکن ایک دن میرے بہنوئی گھر میں جماعت کی (دعوت الی اللہ) کر رہے تھے اس دوران انہوں نے مرزا مسرور احمد نام لیا۔ میں نے جب یہ سنا مجھے اپنا خواب یاد آ گیا۔ میں نے ان سے دریافت کیا کہ یہ کس کا نام ہے؟ تو انہوں نے بتایا کہ یہ حضرت مسیح موعود کے پانچویں خلیفہ کا نام ہے۔ اور اس پر کہتے ہیں کہ جماعت سے متعلق میری دلچسپی بڑھی اور میں نے جماعت کی کتب کا مطالعہ شروع کیا اور اللہ تعالیٰ سے مسلسل رہنمائی کی التجا کرتا رہا۔ ایک رات پھر خواب میں دیکھا کہ بارش ہو رہی ہے اور زور سے **بجلی چمکی اور بجلی کی چمک کے ساتھ آسمان پر روشن الفاظ میں لکھا ہوا تھا کہ مرزا غلام احمد۔ اور یہ نظارہ تین دفعہ دہرایا گیا** اور ہر بار چمک پہلے سے بڑھ کر نظر آتی تھی اور میری آنکھ کھل گئی۔ اس کے بعد میری تسلی ہو گئی اور خدا تعالیٰ نے میری رہنمائی فرمائی اور مجھے جماعت میں شامل ہونے کی توفیق ملی۔ تو اللہ تعالیٰ تو لوگوں کی رہنمائی فرما کر جماعت میں شامل فرما رہا ہے اور اگر یہ اللہ تعالیٰ سے تعلق میں بڑھتے چلے جائیں گے اور اپنے عملی نمونے دکھاتے چلے جائیں گے تو یہی جماعت میں آگے آنے والے لوگ ہوں گے۔ اس لئے ہمیں بہت فکر کی ضرورت ہے کہ ہمیں بھی اپنی عملی تربیت کی طرف، علمی حالت کی طرف، روحانی حالت کی طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ اب کیا یہ باتیں انسانی سوچ کی اور عقل کی ہیں۔ یہ خالصۃً اللہ تعالیٰ کی رہنمائی ہے اور اللہ تعالیٰ بتا رہا ہے کہ جماعت سچی ہے اور جب سچی ہے تو پھر اس کی سچائی ہم پر اور ہر فرد پر اس وقت ظاہر ہو گی یا ہم سے اس کا اظہار اس وقت ہو گا جب ہم اس کی عملی تصویر بننے کی کوشش کریں گے اور تبھی ہم خدا تعالیٰ کی طرف سے مدد اور نصرت حاصل کرنے والے بھی ہوں گے۔

پس یہ سب واقعات بتاتے ہیں کہ ہمارے آباؤ اجداد نے کسی جہالت کی وجہ سے احمدیت کو قبول نہیں کیا نہ کسی مجبوری کے تحت۔ مجبوری کیا بلکہ احمدیت قبول کرنے کے بعد تو مشکلات میں سے گزرنا پڑتا ہے۔ اس کے قصے یقیناً آپ لوگوں نے جو پرانے احمدی ہیں جو (رفقاء) کی اولادوں میں سے ہیں یا جنہوں نے عرصہ ہوا بیعت کی ان کے گھروں میں ہوتے سنے ہوں گے کہ کس طرح آپ کے باپ دادا سے سختی کی گئی۔

پس یہ ہر نیک فطرت اور مذہب کی تلاش کرنے والے کی تلاش کا نتیجہ ہے کہ کچھ ان کی کوشش سے اور سب سے بڑھ کر خدا تعالیٰ کا فضل انہیں احمدیت کے قبول کرنے کی توفیق دیتا ہے۔ بہت سارے ایسے ہیں جنہیں پیغام بھی نہیں پہنچتا لیکن اللہ تعالیٰ رہنمائی فرما دیتا ہے اور پھر کوئی نہ کوئی احمدی جب انہیں ملتا ہے اور اس کی حالت دیکھتے ہیں اور عملی نمونہ دیکھتے ہیں تو پھر ان کو اس رہنمائی کی جو سالوں پہلے ہوئی ہوتی ہے یاد آ جاتی ہے اور پھر احمدیت کی قبولیت کے دروازے ان پر کھل جاتے ہیں اور وہ قبول کر لیتے ہیں۔ ان واقعات سے ثابت ہوتا ہے کہ احمدیت کی سچائی کی خدا تعالیٰ اُس زمانے میں بھی تائید فرما رہا تھا اور آج بھی تائید فرما رہا ہے۔

ایک بات یہاں یہ بھی یاد رکھیں کہ حضرت مسیح موعود دین میں شامل بدعات کو دور کرنے اور آئندہ کے لئے بدعات سے بچانے کے لئے آئے تھے اور آپ کے بعد آپ کے خلفاء بھی اس کام کو جاری رکھے ہوئے ہیں۔ حضرت مسیح موعود کے بعد خلافت کے جاری نظام میں آنے والا ہر خلیفہ اس لئے خلیفۃ المسیح کہلاتا ہے کہ اس نے حضرت مسیح موعود کے بتائے ہوئے طریق کے مطابق دین کی تجدید کے کام کو جاری رکھنا ہے اور آپ کے مشن کو آگے بڑھانا ہے۔ میرے علم میں یہ بات آئی ہے کہ بعض عورتیں بعض باتیں پہلے خلفاء کی طرف منسوب کر کے پھر یہ کہتی ہیں کہ اب اس طرح کیوں ہو رہا ہے۔ اس سے الٹ کیوں ہو رہا ہے؟ پہلے خلیفہ نے تو یہ فرمایا تھا اور اب یہ ہو رہا ہے۔

اوّل تو یہ **یاد رکھیں کہ کوئی خلیفہ خلاف شریعت بات نہیں کرتا اور نہ کر سکتا ہے۔ دوسرے یہ موازنہ اور مقابلہ کرنا ہی غلط ہے۔ اس سے ایسی باتیں کرنے والی جو عورتیں ہیں یا اگر مرد کرتے ہیں تو وہ فتنہ میں پڑیں گے اور کچھ نہیں ہو گا۔** اور جیسا کہ مَیں نے کل بھی ایک شخص کی مثال دی تھی کہ اس کا ایمان صرف ذرا سی کہنی کی ٹھوکر لگنے سے ضائع ہو گیا تو یہ آپ لوگوں کا ایمان ضائع کرنے کا باعث بن جائیں گی اور آپ کا اپنا ہی نقصان ہے۔ یاد رکھیں کہ ہر خلیفہ نے اس طرح ان لائنوں پر تربیت کرنی ہے جس کے طریق حضرت مسیح موعود نے قائم فرمائے ہیں اور کر کے دکھائے ہیں۔ پس ہر خلیفہ حضرت مسیح موعود کے بتائے ہوئے طریق پر چل کر تربیتی اور (دعوت الی اللہ کے) کام سرانجام دیتا ہے۔ کوئی کسی بات پر حالات کے مطابق زیادہ زور دیتا ہے اور کوئی کسی بات پر۔ لیکن یہ بھی حقیقت ہے کہ کوئی بھی خلیفہ، نہ مَیں نہ میرے سے پہلے ایسے تھے جو باقی امور کو کلیۃً نظر انداز کر دیں۔ ہاں بعض حالات کی وجہ سے بعض باتوں پر زور زیادہ ہو جاتا ہے۔

پس سعادت اسی میں ہے کہ جو وقت کا خلیفہ بات کہے اس کے پیچھے چلیں اور اطاعت کے نمونے دکھائیں۔ اسی میں آپ کی کامیابی ہے اور اسی میں آپ کی نسلوں کی بقا ہے۔ پس ہماری عورتوں اور مردوں کو بغیر کسی حیل و حجت کے اس کی اہمیت کو سمجھنا چاہئے اور لغو باتوں میں پڑنے کی بجائے اطاعت کے نمونے دکھانے چاہئیں اور خدا تعالیٰ سے اپنے تعلق کو مضبوط کرنا چاہئے اور جب یہ ہو گا تو اللہ تعالیٰ کے غیر معمولی نشانات بھی ظاہر ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ سب کو اپنی حالتوں کا جائزہ لیتے ہوئے کامل اطاعت کے نمونے دکھانے کی توفیق عطا فرمائے اور اپنی حالتوں میں تبدیلی کرنے والا بنائے۔ اب دعا کر لیں۔

(الفضل انٹرنیشنل 10 / اکتوبر 2014ء)

☆............☆............☆

اخلاق فاضلہ کے قیام کی جدوجہد

25 جنوری 1952ء کو سیدنا حضرت مصلح موعود نے بذریعہ خطبہ جمعہ یہ ارشاد فرمایا کہ قومی اخلاق کو راسخ کرنے کے لئے ہمیں اجتماعی جدوجہد کی ضرورت ہے۔ چنانچہ حضور نے خطبہ کے پہلے حصہ میں فرمایا کہ:

''ہم نے دنیا کے سامنے یہ نمونہ پیش کرنا ہے کہ اخلاق فاضلہ دنیا سے مٹ گئے تھے اب جماعت احمدیہ اخلاق فاضلہ پر قائم ہے اور ہر نیا تغیر جو رونما ہوتا ہے، ہر خرابی جو پیدا ہوتی ہے اس سے اگر ہم بھی متاثر ہو جاتے ہیں تو ہم دنیا کے سامنے نمونہ کیسے پیش کر سکتے ہیں؟ میں سمجھتا ہوں کہ اس قسم کے جرائم میں قومی اثر بھی ضرور داخل ہوتا ہے۔ مثلاً چوری ہے، ڈاکہ ہے، یہ ایک شخص کا فعل نہیں ہوتا بلکہ ایسا فعل کرنے والوں کو اس کے ہمسائے بھی جانتے ہیں۔ اگر سارے لوگوں کے اندر غیرت پیدا ہو جائے اور احساس پیدا ہو جائے تو ایسے لوگوں کا پکڑا جانا آسان ہے۔ مثلاً حرام خوری ہے۔ دکاندار ٹھگی کرتے ہیں وہ اچھی چیز میں خراب کی آمیزش کر دیتے ہیں تو اس کا ہر ایک گاہک کو پتہ ہوتا ہے۔ اگر ہر شخص بجائے یہ کہنے کہ مجھے مصیبت اٹھانے کی کیا ضرورت ہے اس کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار ہو جائے اور کہے کہ میں اسے برداشت نہیں کر سکتا تو دیکھ لیں۔ ایسے لوگ فوراً اپنی اصلاح کر لیں گے''۔

خطبہ کے آخر میں اس نکتہ معرفت کی طرف متوجہ فرمایا:

''شیطانی کاموں کے لئے قربانی اور ایثار کی ضرورت نہیں ہوتی تو قربانی اور ایثار کی ضرورت خدائی کاموں کے لئے ہوتی ہے شیطان کو نبی بھیجنے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ شیطانی باتیں خود بخود چلتی جاتی ہیں کیونکہ ان میں ہر ایک کو مزا ملتا ہے۔ لیکن خدا تعالیٰ نبی بھیجتا ہے۔ انہیں ماریں پڑتی ہیں، دکھ دیئے جاتے ہیں اور بعض اوقات انہیں جانیں دینی پڑتی ہیں۔ اس طرح بڑی قربانی اور ایثار کے بعد ایک جماعت بنتی ہے اور شیطان اسے پھر خراب کر دیتا ہے۔ انبیاء نے اپنے اپنے زمانے میں ترقی کی لیکن جب ان کا زمانہ ختم ہونے کا وقت آیا تو شیطان نے کتنی جلدی انہیں ختم کر دیا؟ غرض شیطانی آواز کی طرف لوگ جلد آتے ہیں کیونکہ انہیں لقمہ تر ملتا ہے وہ آخرت کو بھول جاتے ہیں۔ اس لئے میں جماعت کو نصیحت کرتا ہوں کہ وہ اپنی ذمہ داریوں کو سمجھے اور قومی احساس پیدا کرے''۔

(الفضل 15 فروری 1952ء ص 3)

نکاح فارم ایک اہم دستاویز ہے

(اس کو انتہائی احتیاط سے پُر کریں)

۞ نکاح فارم نہایت اہم دستاویز ہے۔ اس کو انتہائی احتیاط سے پُر کرنا چاہئے۔ کسی سرکاری دفتر میں ایسا کام ہو جہاں ازدواجی حیثیت کو ظاہر کرنا ہو جیسے شناختی کارڈ بنواتے ہوئے یا کسی ایمبیسی کا کیس ہو اسی نکاح فارم کی ضرورت پڑتی ہے۔ جہاں اس کی اہمیت بہت زیادہ ہوگئی ہے وہاں ہمارا بھی فرض ہے کہ ہم پوری ذمہ داری کے ساتھ اس کو پُر کریں۔ اگر نکاح فارم پُر کرتے ہوئے درج ذیل باتوں کا خیال رکھا جائے تو بہت سے مسائل خود بخود حل ہو جاتے ہیں۔

(1) ہدایات کا وہ صفحہ جو ہر نکاح فارم کی کاپی کے ساتھ لگا ہوتا ہے اچھی طرح پڑھ لیا جائے اور اس میں لکھی ہوئی ہدایات کے مطابق فارم پُر کیا جائے تو کئی قسم کی دقتوں سے بچا جا سکتا ہے۔

(2) لڑکے اور لڑکی کا نام لکھتے ہوئے تمام کوائف (نام/ولدیت/تاریخ پیدائش وغیرہ) برتھ سرٹیفکیٹ/شناختی کارڈ اور پاسپورٹ کے مطابق لکھے جائیں۔ خاص طور پر نام درست لکھا جائے۔

(3) تاریخ پیدائش لکھتے ہوئے سرکاری کاغذات کو مدنظر رکھا جائے۔ جس کاغذ کی بنیاد پر آپ نے اپنے تمام سرکاری کاغذات تیار کئے ہیں یا کروانے ہیں اسی کے مطابق نکاح فارموں پر تاریخ پیدائش لکھی جائے۔

(4) تحریر صاف اور خوشخط ہو۔ کالی سیاہی استعمال کی جائے۔ کٹنگ نہ کی جائے اور نہ ہی بلینکو وغیرہ یا مٹانے کے لئے کوئی ایسی چیز استعمال کی جائے جس سے فارم مشکوک ہوتا ہو۔ اگر کسی وجہ سے کوئی ایسی غلطی ہوگئی ہے تو بہتر ہے کہ نکاح سے قبل سارا نکاح فارم دوبارہ پُر کر لیا جائے۔ تھوڑی سی دیر آپ کو بڑی پریشانی سے بچا سکتی ہے۔

(5) نکاح کے بعد فارم پر کسی غلطی کی صورت میں قطعاً اس پر کوئی کسی بھی قسم کی تبدیلی از خود نہ کریں بلکہ نظارت سے رجوع کریں اور باقاعدہ درخواست دے کر طریقہ کار کے مطابق اس پر تبدیلی کروائیں۔ اگر آپ نے خود نکاح فارموں پر تبدیلی کر لی اور اس کو کسی جگہ پیش کر دیا۔ جب اس نکاح فارم کی تصدیق دفتر سے کی جائے گی تو دفتر اس کی تصدیق نہیں کرے گا۔ جس کی وجہ سے آپ کو کافی پریشانی کا سامنا کرنا پڑے گا پھر اس معاملے میں دفتر بھی آپ سے کسی قسم کا تعاون نہیں کرے گا۔

ان تمام پیچیدگیوں سے بچنے کے لئے بہتر ہے کہ نکاح فارم کو پُر کرتے ہوئے انتہائی احتیاط کی جائے اور تمام کوائف سرکاری کاغذات کے مطابق لکھے جائیں اور کوشش کی جائے کہ اعلان نکاح سے مناسب وقت پہلے نکاح فارم مکمل کر لیا جائے تا کہ تمام ضروری کاغذات کو دیکھا جا سکے۔ اگر کوئی کمی یا خامی پائی جائے تو درستی کے لئے وقت کی گنجائش ہو۔ اگر کسی معاملے میں کوئی دقت یا پریشانی ہو تو دفتر سے راہنمائی لینے میں بھی آسانی ہو۔ نظارت سے رابطے کے لئے نکاح فارموں پر ہی نظارت رشتہ ناطہ کا پوسٹل ایڈریس، فون نمبر اور فیکس نمبر لکھا ہوا ہے کسی بھی ذریعہ سے رابطہ کر کے راہنمائی لی جا سکتی ہے۔

(ناظر اصلاح و ارشاد رشتہ ناطہ)

سیدنا بلالؓ فنڈ

۞ احمدیت کیلئے اپنی جان کی قربانی پیش کرنے والوں کے خاندانوں کی کفالت کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے 14 مارچ 1986ء کے خطبہ جمعہ میں ایک فنڈ کا اعلان فرمایا۔ اس کی حکمت بیان کرتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ!

''میں جماعت کو یہ بھی تسلی دلانا چاہتا ہوں کہ اللہ کے فضل سے جماعت احمدیہ میں کوئی بھی خدا کی راہ میں مارا جانے والا ہرگز یہ وہم لے کر یہاں سے رخصت نہیں ہوتا کہ میرے بیوی بچوں کا کیا بنے گا۔ جماعت احمدیہ میں ایسے لوگوں کے بچے یتیم نہیں ہوا کرتے۔ یہ ایک زندہ جماعت ہے اور یہ ناممکن ہے کہ جماعت اپنے قربانی کرنے والوں کے اہل و عیال کو اور ان کے حقوق کو بھول جائے۔ ایسی جماعتوں کی زندگی کی ضمانت اس بات میں ہے کہ ان کے قربانی کرنے والوں کو اپنے پسماندگان کے متعلق کوئی فکر نہ رہے۔''

اس فنڈ کی عظمت اور اس کی اہمیت کے بارہ میں حضور نے فرمایا کہ!

''یہ ہرگز صدقہ کی تحریک نہیں بلکہ جو شخص اس میں حصہ لے گا وہ اسے اعزاز سمجھے گا اور خیال کرے گا کہ مجھے جتنی خدمت کرنی چاہئے تھی اتنی نہیں کی بلکہ بہت ہی معمولی خدمت کی توفیق پائی ہے۔''

اس تحریک میں حصہ لینے والوں کو نصائح کرتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ!

''پوری طرح شرح صدر اور محبت کے جذبہ سے جو دینا چاہتا ہے وہ دے، ادنیٰ سا بھی تردد یا بوجھ ہو تو وہ ہرگز نہ دے۔ یہ ایک خاص نوعیت کی تحریک ہے جس میں بشاشت طبع ہی ضروری نہیں بلکہ طبیعت کا دباؤ ضروری ہے۔ دل سے بے قرار تمنا اٹھ رہی ہو، یہ خواہش پیدا ہو رہی ہو کہ میں اس میں شامل ہوں۔ آج ایک آنہ بھی جس کو توفیق ہو وہ بھی بہت عظیم دولت ہے وہ بھی خدا کی طرف سے ایک بہت بڑی سعادت ہوگی۔''

اس اعلان کے ایک روز بعد یعنی 15 مارچ 1986ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے اس تحریک کو سیدنا بلالؓ فنڈ کا نام عطا فرمایا۔

اس فنڈ میں چندہ کی ادائیگی کرنے والے احباب کے ناموں کی فہرست دعا کے لئے ہر ماہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت اقدس میں پیش کی جاتی ہے۔ (سیدنا بلال فنڈ کمیٹی)

اطلاعات و اعلانات

تقریب آمین

۞ مکرم محمد رمضان بٹ صاحب زعیم انصار اللہ دارالیمن غربی شکر ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

مورخہ 25 اکتوبر 2014ء کو بعد از نماز عصر حلقہ دارالیمن غربی شکر کے تین بچوں محمد احمد ولد مکرم منور احمد صاحب عمر 14 سال، نور الدین ولد مکرم سلیم احمد صاحب عمر 13 سال اور سمیر احمد ولد مکرم سلیم احمد صاحب عمر 12 سال کی تقریب آمین منعقد ہوئی۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد مکرم عبدالباسط مومن صاحب زعیم انصار اللہ حلقہ دارالیمن غربی سعادت نے بچوں سے باری باری قرآن کریم کا کچھ حصہ سنا اور دعا کروائی۔ ان تینوں بچوں کو قرآن کریم پڑھانے کی سعادت مکرم محمد اقبال صاحب نائب زعیم تعلیم القرآن کو حاصل ہوئی۔ اللہ تعالیٰ انہیں اجر عظیم سے نوازے۔ آمین

ولادت

۞ مکرم کاشف اقبال ڈوگر صاحب بسم اللہ فیبرکس اقصیٰ روڈ ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے بڑے بھائی مکرم قیصر اقبال ڈوگر صاحب لندن کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ 7 دسمبر 2014ء کو ایک بیٹی کے بعد پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ جس کا نام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے از راہ شفقت مونس حسین عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم چوہدری ظفر اقبال ڈوگر صاحب ریٹائرڈ انسپکٹر پنجاب پولیس آف عہدی پور حال UK کا پوتا، مکرم چوہدری طارق محمود ڈوگر صاحب دارالعلوم شرقی نور کا نواسا اور مکرم چوہدری محمد حسین صاحب ڈوگر مرحوم آف عہدی پور کی نسل سے ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک، صالح، خادم دین اور والدین کی آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے۔ آمین

ضرورت سٹاف

۞ نصرت جہاں بوائز کالج دارالنصر غربی ربوہ میں اسسٹنٹ برائے بیالوجی لیبارٹری کی آسامی خالی ہے۔ ایسے احباب جماعت جنہوں نے بیالوجی کے ساتھ ایف ایس سی کی ہو اور اس ادارہ میں خدمت کرنے کے خواہشمند ہوں ان کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اپنی اپنی درخواستیں صدر صاحب محلّہ کی تصدیق کے ساتھ مع نقول تعلیمی سرٹیفکیٹس اور قومی شناختی کارڈ کی کاپی خاکسار کو مورخہ 23 دسمبر 2014ء تک خود تشریف لا کر جمع کروائیں۔

(پرنسپل نصرت جہاں بوائز کالج دارالنصر غربی ربوہ)

ایمبولینس کی فراہمی

۞ ربوہ کے تمام احباب جماعت کو مطلع کیا جاتا ہے کہ جب بھی مریض کو ایمرجنسی کی صورت میں فضل عمر ہسپتال لانا مقصود ہو تو درج ذیل نمبرز پر فوری رابطہ فرمائیں اور متعلقہ کارکن کو ایمبولینس کی فراہمی کی تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

فون نمبرز: 047-6211373,6213909
6213970,6215646
EXT: ایمبولینس سٹیشن: 184
استقبالیہ 120

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

گمشدہ ڈائری

مکرم عبدالحمید طاہر صاحب سول انجینئر کارکن نظامت جائیداد تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی ڈائری مدرسۃ الحفظ والے روڈ پر موٹر سائیکل سے کہیں گر گئی ہے۔ جن صاحب کو ملے خاکسار کو پہنچادیں یا ان نمبرز پر اطلاع دیں۔ شکریہ

0333-6701775,0331-7725856

گمشدہ جرسی

مکرمہ نبیلہ رشید صاحبہ مکان نمبر 38/1 دارالفضل غربی طاہر چونگی نمبر 3 تحریر کرتی ہیں۔

مورخہ 7 دسمبر 2014ء کو میری میرون کلر کی جرسی گر گئی ہے۔ جن صاحب کو ملے خاکسار کو پہنچا دیں یا اس نمبر پر اطلاع دیں۔ شکریہ

0333-3045428,0336-7800669

☆..........☆..........☆

انوکھے ہوٹل جہاں کوئی راستہ نہیں جاتا

ہوٹل انا پورنا، نیپال

نیپال میں تا حال گاڑیوں کے ذریعے سفر کرنا کافی نیا لگتا ہے۔ خاص طور پر ہوٹل ناپورنا تو دنیا سے کٹا ہوا لگتا ہے۔ ماضی میں یہ معروف تجارتی گزرگاہ بھی سمجھا جاتا تھا۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ اگر آپ وہاں جانا چاہتے ہیں تو کسی گاڑی سے اس کے قریبی علاقے سے پہنچ کر بھی آپ کو پیدل تین روز تک سفر کرنا پڑے گا تاہم گھوڑے پر سفر کرکے یہ وقت کم کیا جاسکتا ہے۔

تاج لیک پیلس راجھستان، بھارت

دنیا کے سب سے زیادہ رومانوی ہوٹلوں میں سے ایک تاج لیک پیلس پیکولا جھیل کے ایک چھوٹے سے جزیرے پر واقع ہے۔ درحقیقت یہ 18 ویں صدی میں ایک شہزادے نے راجھستان کی شدید گرمی سے بچاؤ کے لئے تعمیر کرایا تھا۔ سفید سنگ مرمر سے بنے خوبصورت ہوٹل میں جانے کے لئے آپ کو سپیڈ بوٹ پر ہی جانا پڑے گا۔

بورگ آئی لینڈر ہوٹل برطانیہ

یہ انوکھا ہوٹل جنوبی ڈیون کے ساحل پر واقع ہے، جہاں تک رسائی سمندری ٹریکٹر کے ذریعے اسی وقت ممکن ہے جب سمندر اترا ہوا ہو۔ تاہم وہاں تک کا سفر کافی پرلطف اور ایڈونچر کا باعث ہے۔ یہاں کے کمروں کی سجاوٹ ماضی کے برطانوی کلچر کی یاد دلا دے گی اور لگے گا کہ جیسے ہم وقت کا سفر کرتے ہوئے صدیوں پہلے کے دور میں پہنچ گئے ہیں۔

ہوٹل پیلاٹوس، سوئٹزرلینڈ

سوئٹزرلینڈ کا یہ انوکھا ہوٹل 1980 میں تعمیر ہوا تھا۔ یہاں نہ تو گاڑی کے ذریعے پہنچا جاسکتا ہے اور نہ ہی پیدل۔ بلکہ آپ کو کیبل کار یا دنیا کی سب سے نچلی شکنجہ دار ریل سروس کی مدد لینا پڑتی ہے تاہم مہم جوئی کے لئے یہ جگہ سب سے خوبصورت ہے وہاں یہ خواہش پوری کی جاسکتی ہے۔

(روزنامہ نئی بات 18 اگست 2014ء)

ربوہ میں طلوع وغروب 13 دسمبر

طلوع فجر	5:32
طلوع آفتاب	6:57
زوال آفتاب	12:02
غروب آفتاب	5:08

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

13 دسمبر 2014ء

6:20 am	نیوزی لینڈ میں استقبالیہ تقریب
8:20 am	راہ ہدیٰ
9:55 am	لقاء مع العرب
2:00 pm	سوال وجواب 8 دسمبر 1996ء
4:00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 12 دسمبر 2014ء
6:00 pm	انتخاب سخن Live
9:00 pm	راہ ہدیٰ Live

دورہ انسپکٹر روزنامہ الفضل

مکرم احمد حسیب صاحب انسپکٹر روزنامہ الفضل آجکل توسیع اشاعت، وصولی واجبات اور اشتہارات کیلئے ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کے دورہ پر ہیں احباب جماعت واراکین عاملہ اور مربیان کرام سے خصوصی تعاون کی درخواست ہے۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

آپ کی خدمت میں پورے 40 سال
میاں کوثر کریانہ سٹور
ہوم ڈیلیوری بالکل فری
اقصیٰ روڈ ربوہ
طالب دعا: میاں عمران 047-6211978 0332-7711750

فاتح جیولرز
www.fatehjewellers.com
Email:fatehjeweller@gmail.com
ربوہ فون نمبر: 0476216109
موبائل 0333-6707165

FR-10